سُوۡرَةُ السَّجۡدَةِ

یہ سورہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی تیس آیات اور تین رکوع ہیں

رکوع نمبر ۱ آیات ۱ تا ۱۱ اُتۡلُ مَآ اُوۡحِیَ ۲۱/۱۴

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○
الٓمّٓ ﴿۱﴾ تَنۡزِیۡلُ الۡکِتٰبِ لَا رَیۡبَ فِیۡہِ
مِنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۲﴾
اَمۡ یَقُوۡلُوۡنَ افۡتَرٰىہُ ۚ بَلۡ ہُوَ الۡحَقُّ مِنۡ
رَّبِّکَ لِتُنۡذِرَ قَوۡمًا مَّاۤ اَتٰىہُمۡ مِّنۡ نَّذِیۡرٍ
مِّنۡ قَبۡلِکَ لَعَلَّہُمۡ یَہۡتَدُوۡنَ ﴿۳﴾
اَللّٰہُ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ
وَ مَا بَیۡنَہُمَا فِیۡ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسۡتَوٰی
عَلَی الۡعَرۡشِ ؕ مَا لَکُمۡ مِّنۡ دُوۡنِہٖ مِنۡ
وَّلِیٍّ وَّ لَا شَفِیۡعٍ ؕ اَفَلَا تَتَذَکَّرُوۡنَ ﴿۴﴾
یُدَبِّرُ الۡاَمۡرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَی الۡاَرۡضِ
ثُمَّ یَعۡرُجُ اِلَیۡہِ فِیۡ یَوۡمٍ کَانَ مِقۡدَارُہٗۤ
اَلۡفَ سَنَۃٍ مِّمَّا تَعُدُّوۡنَ ﴿۵﴾
ذٰلِکَ عٰلِمُ الۡغَیۡبِ وَ الشَّہَادَۃِ الۡعَزِیۡزُ
الرَّحِیۡمُ ﴿۶﴾
الَّذِیۡۤ اَحۡسَنَ کُلَّ شَیۡءٍ خَلَقَہٗ وَ بَدَاَ
خَلۡقَ الۡاِنۡسَانِ مِنۡ طِیۡنٍ ﴿۷﴾
ثُمَّ جَعَلَ نَسۡلَہٗ مِنۡ سُلٰلَۃٍ مِّنۡ مَّآءٍ مَّہِیۡنٍ ﴿۸﴾
ثُمَّ سَوّٰىہُ وَ نَفَخَ فِیۡہِ مِنۡ رُّوۡحِہٖ وَ
جَعَلَ لَکُمُ السَّمۡعَ وَ الۡاَبۡصَارَ وَ الۡاَفۡـِٕدَۃَ ؕ
قَلِیۡلًا مَّا تَشۡکُرُوۡنَ ﴿۹﴾

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○
الم ﴿۱﴾ اس میں کچھ شک نہیں کہ اس کتاب کا نازل کیا جانا
تمام جہان کے پروردگار کی طرف سے ہے ﴿۲﴾
کیا یہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ پیغمبر نے اسکو از خود بنا لیا ہے (نہیں) بلکہ
وہ تمہارے پروردگار کی طرف سے برحق ہے تاکہ تم ان لوگوں کو ہدایت
کرو جنکے پاس تم سے پہلے کوئی ہدایت کرنیوالا نہیں آیا تاکہ یہ رستے پر چلیں ﴿۳﴾
خدا ہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو اور جو چیزیں
ان دونوں میں ہیں سب کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش
پر قائم ہوا۔ اسکے سوا تمہارا نہ کوئی دوست ہے اور نہ سفارش
کرنے والا۔ کیا تم نصیحت نہیں پکڑتے؟ ﴿۴﴾
وہی آسمان سے زمین تک کے ہر کام کا انتظام کرتا ہے۔
پھر وہ ایک روز جس کی مقدار تمہارے شمار کے مطابق ہزار
برس ہوگی۔ اس کی طرف صعود (اور رجوع) کریگا ﴿۵﴾
یہی تو پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا اور غالب (اور)
رحم والا (خدا) ہے ﴿۶﴾
جس نے ہر چیز کو بہت اچھی طرح بنایا (یعنی) اسکو
پیدا کیا۔ اور انسان کی پیدائش کو مٹی سے شروع کیا ﴿۷﴾
پھر اسکی نسل خلاصے سے (یعنی) حقیر پانی سے پیدا کی ﴿۸﴾
پھر اس کو درست کیا پھر اس میں اپنی (طرف سے) روح پھونکی
اور تمہارے کان اور آنکھیں اور دل بنائے (مگر) تم
بہت کم شکر کرتے ہو ﴿۹﴾

THE PROSTRATION

Revealed at Mecca

In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.

1. Alif. Lām. Mīm.
2. The revelation of the Scripture whereof there is no doubt is from the Lord of the Worlds.
3. Or say they: He hath invented it? Nay, but it is the Truth from thy Lord, that thou mayst warn a folk to whom no warner came before thee, that haply they may walk aright.
4. Allah it is Who created the heavens and the earth, and that which is between them, in six Days. Then He mounted the throne. Ye have not, beside Him, a protecting friend or mediator. Will ye not then remember?
5. He directeth the ordinance from the heaven unto the earth; then it ascendeth unto Him in a Day, whereof the measure is a thousand years of that ye reckon.
6. Such is the Knower of the invisible and the visible, the Mighty, the Merciful,
7. Who made all things good which He created, and He began the creation of man from clay;
8. Then He made his seed from a draught of despised fluid;
9. Then He fashioned him and breathed into him of His spirit; and appointed for you hearing and sight and hearts. Small thanks give ye!

وَقَالُوْٓا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِی الْاَرْضِ ءَاِنَّا
لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ ۬ؕ بَلْ هُمْ بِلِقَآئِ
رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۰﴾
قُلْ یَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِیْ وُكِّلَ
بِكُمْ ثُمَّ اِلٰی رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱﴾ ع

اور کہنے لگے کہ جب ہم زمین میں ملیامیٹ ہو جائیں گے
تو کیا از سر نو پیدا ہوں گے حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے
پروردگار کے سامنے جانے ہی کے قائل نہیں ﴿۱۰﴾
کہہ دو کہ موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر کیا گیا ہے تمہاری روحیں
قبض کر لیتا ہے پھر تم اپنے پروردگار کی طرف لوٹ جاؤ گے ﴿۱۱﴾

10. And they say: When we are lost in the earth, how can we then be re-created? Nay but they are disbelievers in the meeting with their Lord.

11. Say: The angel of death, who hath charge concerning you, will gather you, and afterward unto your Lord ye will be returned.

اسرار و معارف

نزولِ کتاب ربوبیت کا تقاضا ہے

اس کتاب کا نازل ہونا حق ہے یہ کوئی دھوکہ نہیں۔ اللہ ربّ العزت جو سارے جہانوں کے رب ہیں ان کی ربوبیت کا تقاضا ہے کہ مخلوق کو جسمانی رزق کے ساتھ اس کی روحانی ضروریات بھی پوری فرمائے لہٰذا یہ اس کی طرف سے ہے اور اس میں کسی ادنیٰ ترین شبہ کی بھی کوئی گنجائش نہیں۔ اگرچہ کفار تو کہہ دیتے ہیں کہ آپ نے اپنے پاس سے بات بنا لی ہے مگر یہ حق ہے اور ایسی قوم کے لیے کہ جس کے پاس پہلے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل عربوں کے پاس کوئی نبی نہ آیا تھا

کوئی نبی یا رسول کفر کے انجامِ بد سے باخبر کرنے مبعوث نہ ہوا تھا نازل کی گئی ہے کہ یہ راہِ راست پر آئیں اور یوں ان کی وساطت

نیز صحابہ خالق اور مخلوق کے درمیان واسطہ ہیں

سے یہ پیغامِ حق انسانیت تک پہنچے کہ عرب میں آپ ﷺ سے قبل عہدِ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام تک مقامی طور پر کوئی نبی مبعوث نہ ہوا تھا اور مذہب کی جو بات ان تک پہنچی وہ باہر سے ہی پہنچی یا پھر کچھ لوگ ابھی تک دینِ ابراہیمی کے عقیدہ توحید پر ضرور قائم تھے نیز قرآنِ حکیم کے مخاطبِ اوّل اور ربِّ جلیل اور انسانیت کے درمیان واسطہ صحابہ کرام ہیں۔

اللہ وہ عظیم ذات ہے جس نے آسمانوں کو زمین کو اور جو کچھ بھی ان میں ہے سب کو صرف چھ دنوں

میں پیدا فرمایا یعنی اتنا عظیم کارخانہ ایک حُسنِ ترتیب سے بنایا ورنہ تو آن واحد میں سب کچھ بن جاتا پھر اپنی شان کے مطابق عرش پہ جلوہ افروز ہوا کہ عالم کو ایک منظم طریق پر رواں دواں رکھے ہوئے ہے۔ اِستوٰی علَی العرش سے مراد ہے کہ نظامِ عالم کا مرکز یا سکریٹریٹ عرش کو قرار دیا تو اس لحاظ سے

اِستوٰی علَی العرش

نظام عالم کے لیے اس کا دربار عرش پہ سجا ہے اسی لیے دعائیں ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں اور دعائیں عرش کو جاتی ہیں یا ارواح پر پیش ہوتی ہیں فرشتوں کو احکام وہاں سے ملتے ہیں ورنہ اس کی ذات ہر جگہ موجود ہے اس کے باوجود نظامِ عالم کو ایک نقطہ پر مرتکز کر دیا ہے۔ لہٰذا اگر اس کی اطاعت میں تم لوگ کوتاہی کرو گے یا کفر کر کے اس نظام کو خراب کرنے کی کوشش کرو گے تو پھر کوئی ایسا بھی نہ ہو گا کہ وہ تمہاری سفارش کر سکے یا دوست بن کر مدد کر سکے سوائے اسی کی ذات کے اور وہ کافر کی مدد نہ فرمائے گا کیا تم اتنی سی بات بھی سمجھ نہیں سکتے ہو۔ نظامِ عالم کی تدابیر اور احکام آسمانوں سے زمین کی طرف نازل ہوتے ہیں اور اہلِ زمین کا کردار و جواب پھر آسمان ہی کی طرف پلٹتا ہے یا اللہ کی بارگاہ کی طرف پلٹتا ہے جہاں آسمانی دنیا میں ایک دن زمین پر اور تمہارے شمار کے حساب سے ایک ہزار سال کے برابر ہے۔ یہ ایک جھلک ہے اس کی عظمت اور تمام ظاہر و پوشیدہ امور واشیاء سے آگاہ و واقف ہونے کی اور اس کے غلبہ، قدرت اور اس کی رحمت کی وہ جس نے ہر شے کی پیدائش و تخلیق میں حسن سمو دیا ہے یعنی تمام

ساری مخلوق میں حُسن ہے

جواہر و اعراض یا تمام وجود اور کیفیات میں حسن ہے خرابی ان کے غلط استعمال سے ہوتی ہے کہ تمام موذی جانور بھی اپنی جگہ ضروری اور حسین ہیں کہ کائنات میں کسی نہ کسی ضروری کام میں لگے ہیں مگر جب اپنا کام چھوڑ کر دوسرے کو ایذا دیتے ہیں تو خراب لگتے ہیں ایسے ہی غصہ ضد وغیرہ بری عادات اپنی ذات میں بری نہیں ہیں بلکہ ضروری ہیں ہاں جب ان کا استعمال غلط مقام پہ ہوتا ہے تو بُرا لگتا ہے پھر وہ ایسا قادر ہے کہ انسان کو مٹی سے

تخلیقِ انسانی

بناتا ہے مگر مٹی کے ذرات کو بے شمار تبدیلیوں سے گذار کر نطفہ بنا دیتا ہے کہیں غذا کہیں دوا کہیں دودھ کہیں شکر یا گوشت مگر سب کچھ مٹی ہے پھر غذا معدہ میں پک کر الگ ہو کر نطفہ بن جاتی ہے وہ شکمِ مادر میں پہنچ کر تربیت پاتا ہے اور وجود بنتا ہے پھر اس میں روح پھونک کر

اسے انسانی حواس عطا فرماتا ہے وہ سننے دیکھنے کی قوت پاتا ہے اور دل پاتا ہے جو آرزو کر سکتا ہے اتنے انعامات کے باوجود تم انسانوں میں ایسے بہت کم ہیں جو اس کا شکر ادا کرتے ہوں بلکہ اپنی اس ساری تخلیق اور اس کے مدارج پہ نگاہ نہ کر کے الٹا یہ کہتے ہیں کہ جب ہم گل سڑ کر مٹی میں مل جائیں گے تو دوبارہ ہمیں بنایا جانا کیسے ممکن ہے بلکہ جب وہ دوبارہ زندہ ہونے کا انکار کرتے ہیں تو ہماری بارگاہ میں حاضری اور روزِ قیامت ہی کا انکار کر دیتے ہیں۔ ان سے فرما دیجیے کہ اللہ کا نظام اور اس میں ترتیب ہے موت بھی یونہی نہیں بلکہ اس پر بھی اللہ نے فرشتہ مقرر فرما دیا ہے جو تمہاری روح قبض کرے گا اور پھر وہی جسم دوبارہ اسی روح کے ساتھ زندہ ہو کر تم سب کو اللہ ہی کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہوگا۔

موت اور قبضِ رُوح

موت روح کے تصرف کو بدن سے روک کر فرشتہ کے قبض کر لینے کا نام ہے مگر اس کے باوجود مومن کی روح کا رشتہ بدن سے کافر سے بہت اعلیٰ درجہ کا ہوتا ہے اور شہدا کا اس قدر کہ ابدان خراب تک نہیں ہوتے نیز یہ قبضِ ارواح صرف انسان کے ساتھ مختص ہے حیوان میں نہ ایسی روح ہے اور نہ فرشتہ قبض کرتا ہے بلکہ حدیث شریف میں ارشاد ہے کہ حیوان کی حیات اللہ کا ذکر ہے جب غافل ہوتا تو مر جاتا ہے۔

رکوع نمبر ۲ آیات ۱۲ تا ۲۲ اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ ٢١/١٥

وَلَوْ تَرٰٓی اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ
عِنْدَ رَبِّهِمْ رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا
فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ﴿١٢﴾
وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَ
لٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّیْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ
مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٣﴾
فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ
هٰذَا ۚ اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ
الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٤﴾

اور (تم تعجب کرو) جب دیکھو کہ گنہگار اپنے پروردگار کے سامنے
سر جھکائے ہونگے (اور کہیں گے کہ) اے ہمارے پروردگار ہم نے دیکھ لیا اور سن لیا
تو ہم کو دنیا میں واپس بھیج دے کہ نیک عمل کریں بیشک ہم یقین کرنے والے ہیں ﴿١٢﴾
اور اگر ہم چاہتے تو ہر شخص کو ہدایت دے دیتے لیکن میری طرف سے
یہ بات قرار پا چکی ہے کہ میں دوزخ کو جنوں اور انسانوں
سب سے بھر دوں گا ﴿١٣﴾
سو اب آگ کے مزے چکھو اس لئے کہ تم نے اس دن کے آنے کو بھلا
رکھا تھا (آج) ہم بھی تمہیں بھلا دینگے اور جو کام تم کرتے تھے
اُن کی سزا میں ہمیشہ کے عذاب کے مزے چکھتے رہو ﴿١٤﴾

12. Couldst thou but see when the guilty hang their heads before their Lord, (and say): Our Lord! We have now seen and heard, so send us back; we will do right, now we are sure.

13. And if We had so willed, We could have given every soul its guidance, but the word from Me concerning evil-doers took effect: that I will fill hell with the jinn and mankind together.

14. So taste (the evil of your deeds). Forasmuch as ye forgot the meeting of this your Day, lo! We forget you. Taste the doom of immortality because of what ye used to do.

إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا الَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا
بِهَا خَرُّوا سُجَّدًا وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ
رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ۩ (۱۵)
تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ
يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَ
مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ (۱۶)
فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن
قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (۱۷)
أَفَمَن كَانَ مُؤْمِنًا كَمَن كَانَ فَاسِقًا
لَّا يَسْتَوُونَ (۱۸)
أَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ
جَنَّاتُ الْمَأْوَىٰ نُزُلًا بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (۱۹)
وَأَمَّا الَّذِينَ فَسَقُوا فَمَأْوَاهُمُ النَّارُ كُلَّمَا
أَرَادُوا أَن يَخْرُجُوا مِنْهَا أُعِيدُوا فِيهَا
وَقِيلَ لَهُمْ ذُوقُوا عَذَابَ النَّارِ الَّذِي
كُنتُم بِهِ تُكَذِّبُونَ (۲۰)
وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ
الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ (۲۱)
وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ
ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ
مُنتَقِمُونَ (۲۲)

ہماری آیتوں پر تو وہی لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب اُن کو اُن سے
نصیحت کی جاتی ہے تو سجدے میں گر پڑتے اور اپنے پروردگار
کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور غرور نہیں کرتے (۱۵)
اُن کے پہلو بچھونوں سے الگ رہتے ہیں (اور) وہ اپنے پروردگار
کو خوف اور اُمید سے پکارتے اور جو (مال) ہم نے اُن کو دیا ہے
اُس میں سے خرچ کرتے ہیں (۱۶)
کوئی متنفس نہیں جانتا کہ اُن کے لئے کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک
چھپا کر رکھی گئی ہے۔ یہ اُن اعمال کا صلہ ہے جو وہ کرتے تھے (۱۷)
بھلا جو مومن ہو وہ اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو
نافرمان ہو؟ دونوں برابر نہیں ہو سکتے (۱۸)
جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اُن کے رہنے کے
لئے باغ ہیں۔ یہ مہمانی اُن کاموں کی جزا ہے جو وہ کرتے تھے (۱۹)
اور جنہوں نے نافرمانی کی اُن کے رہنے کے لئے دوزخ ہے
جب چاہیں گے کہ اس میں سے نکل جائیں تو اس میں
لوٹا دیئے جائیں گے۔ اور اُن سے کہا جائے گا کہ جس دوزخ
کے عذاب کو تم جھوٹ سمجھتے تھے اُس کے مزے چکھو (۲۰)
اور ہم اُن کو قیامت کے بڑے عذاب کے سوا عذاب دنیا
کا بھی مزہ چکھائیں گے شاید (ہماری طرف) لوٹ آئیں (۲۱)
اور اُس شخص سے بڑھ کر ظالم کون جس کو اُس کے پروردگار کی
آیتوں سے نصیحت کی جائے تو وہ اُن سے منہ پھیر لے۔ ہم
گنہگاروں سے ضرور بدلہ لینے والے ہیں (۲۲)

15. Only those believe in Our revelations who, when they are reminded of them, fall down prostrate and hymn the praise of their Lord, and they are not scornful.

16. Who forsake their beds to cry unto their Lord in fear and hope, and spend of what We have bestowed on them.

17. No soul knoweth what is kept hid for them of joy, as a reward for what they used to do.

18. Is he who is a believer like unto him who is an evil-liver? They are not alike.

19. But as for those who believe and do good works, for them are the Gardens of Retreat—a welcome (in reward) for what they used to do.

20. And as for those who do evil, their retreat is the Fire. Whenever they desire to issue forth from thence, they are brought back thither. Unto them it is said: Taste the torment of the Fire which ye used to deny.

21. And verily We make them taste the lower punishment[2] before the greater, that haply they may return.

22. And who doth greater wrong than he who is reminded of the revelations of his Lord, then turneth from them? Lo! We shall require the guilty.

اسرار و معارف

اور اے مخاطب تو اگر مجرموں کو اللہ کی پیشی میں دیکھے یعنی ضرور دیکھے گا کہ ان کے سر جھکے ہوئے ہونگے
اور یہ فریاد کر رہے ہوں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہم نے حقیقت حال کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا اور
سب کچھ سن بھی لیا اب مہربانی فرما کر ہمیں پھر سے دنیا میں واپس کر دے کہ اب جا کر ہم نیک اعمال کر سکیں

اب ہمیں ان تمام باتوں پہ اعتبار آ گیا ہے اگر اللہ چاہتے تو سب انسانوں کو ہی راہِ راست دکھا دیتے اور سب درست راستے پر چلتے مگر اللہ نے اس کا انتخاب انسان پر چھوڑ دیا اور اللہ کی بات سچی ہو گئی کہ جنوں اور انسانوں میں ان کی اپنی پسند سے اس قدر لوگ بے راہ ہوں گے کہ اللہ ان سے جہنم کو بھر دیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ تم اس دن کو اور حساب کتاب کو بھولے ہوئے تھے اس کے منکر تھے اب اس کا مزہ چکھو آج ہم بھی تمہارے ساتھ وہی سلوک کریں گے جو بھولی بسری چیزوں سے کیا جاتا ہے کہ ان کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی نہ کبھی خبر گیری کی جاتی ہے لہذا اپنے کفریہ اعمال کے باعث اب ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اسی جہنم میں رہو۔

بیشک اللہ کی باتوں پر یقین اور ایمان کی دولت تو ان لوگوں کو نصیب ہوتی ہے جن کے دلوں میں اللہ کی عظمت پیدا ہو جائے کہ ان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جائے یا اللہ کی اطاعت کو دعوت دی جائے تو سجدہ ریز ہو جاتے ہیں اور اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں اس کی تعریف اور حمد و ثنا کرتے ہیں اور ان میں ہرگز کوئی تکبر نہیں ہوتا بلکہ ان کے پہلو اپنے بستر سے جدا رہتے ہیں یعنی راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر اللہ کی عبادت کرتے ہیں رات کو سو کر اٹھے اور نوافل ادا کرے تو اس کو تہجد کہا جاتا ہے اگر کوئی

تہجد

یہ سمجھے کہ وہ اُٹھ نہ سکے گا اور تہجد پڑھ کر سوئے تو بھی درست ہے مگر افضل صورت یہ ہے کہ سو کر اٹھے اور ادا کرے اس کے بے شمار فضائل تمام کتب میں دیئے گئے ہیں اور جو لوگ عشا باجماعت ادا کر کے فجر باجماعت ادا کرنے کے لیے اُٹھ جاتے ہیں وہ بھی اس نوید میں شامل ہیں اور یوں راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر اللہ کی بخشش و عطا کی امید اور اپنی خطاؤں سے ڈرتے ہوئے اللہ کو یاد کرتے ہیں۔ نیز جو نعمتیں اللہ نے بخشی ہیں انہیں اللہ کے حکم کے مطابق خرچ کرتے ہیں۔ تو ان طاعات کا کس قدر اور کتنا اعلیٰ بدلہ دیا جائے کہ اس سے آنکھیں ٹھنڈی ہوں یہ کوئی نہیں جانتا یعنی انسانی عقل کی رسائی اور انسانی علوم سے بالاتر ہے۔

مومن و فاسق

تو اب جب دونوں فریقوں کا انجام واضح ہو گیا تو اے مخاطب سمجھ لے کہ مومن اور نافرمان کبھی ایک جیسے نہیں ہو سکتے یہاں ایمان کو فسق اور نافرمانی کے مقابل لایا گیا ہے جس سے مقصود ہے کہ مومن کبھی نافرمان نہیں ہوتا خطا ہو جانا اور بات ہے مگر توبہ کرتا ہے مسلسل برائی پہ نہیں جم رہتا

بلکہ جو لوگ ایمان لائے عقیدہ درست کیا اور اعمال کی اصلاح کر لی نیک کام کیے ان کے لیے تو مہمانی ہو گی اور جنت میں ان کا قیام ہو گا کہ یہی ان کے اعمال کا صلہ ہے اور جن لوگوں نے دنیا میں نافرمانی کا راستہ اپنایا ان کا گھر جہنم میں ہو گا جہاں سے اگر نکلنا بھی چاہیں گے تو واپس دھکیل دیئے جائیں گے اور انہیں کہا جائے گا کہ جس جہنم اور اس کی آگ کا انکار کرتے تھے اب اسی کا مزہ چکھو۔

دُنیا میں مصیبت آئے اور بندہ توبہ کر لے تو وہ بھی انعام ہی کہلائے گی

اس عظیم عذاب سے قبل دنیا میں بھی انہیں چھوٹے موٹے عذاب دیئے جاتے ہیں کہ وہ توبہ کر لیں گویا دنیا کی مصیبت میں بھی اگر توبہ اور اصلاح نصیب ہو جائے تو وہ مصیبت بھی راحت اور رحمت ہے ورنہ عذابِ الٰہی ہے اور اس سے بڑھ کر جرم کیا ہو گا کہ کسی کو اللہ کے احکام قبول کرنے کی نصیحت کی جائے اور وہ اس سے لاپرواہی کرے تو ہم ایسے مجرموں سے ضرور انتقام لیں گے گویا مجرم دنیا میں بھی کسی نہ کسی صورت عذاب پاتے ہیں اور آخرت میں تو یقیناً پائیں گے۔

رکوع نمبر ۳ — آیات ۲۳ تا ۳۰ — اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ ۲۱/۱۶

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ
فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآئِهٖ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى
لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۲۳﴾

اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تو تم اُن کے ملنے سے شک میں نہ ہونا اور ہم نے اس کتاب کو یا موسیٰ کو بنی اسرائیل کے لئے ذریعۂ ہدایت بنایا (۲۳)

23. We verily gave Moses the Scripture; so be not ye in doubt of his receiving it; and We appointed it a guidance for the Children of Israel.

وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا
لَمَّا صَبَرُوْا ۗ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا
يُوْقِنُوْنَ ﴿۲۴﴾

اور اُن میں سے ہم نے پیشوا بنائے تھے جو ہمارے حکم سے ہدایت کیا کرتے تھے۔ جب وہ صبر کرتے تھے۔ اور وہ ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے (۲۴)

24. And when they became steadfast and believed firmly in Our revelations, We appointed from among them leaders who guided by Our command.

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۲۵﴾

بلاشبہ تمہارا پروردگار ان میں جن باتوں میں وہ اختلاف کرتے تھے۔ قیامت کے روز فیصلہ کر دیگا (۲۵)

25. Lo! thy Lord will judge between them on the Day of Resurrection concerning that wherein they used to differ.

اَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ
مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ۭ اَفَلَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۲۶﴾

کیا ان کو اس امر سے ہدایت نہ ہوئی کہ ہم نے ان سے پہلے بہت سی امتوں کو جن کے مقامات سکونت میں یہ چلتے پھرتے ہیں ہلاک کر دیا۔ بیشک اس میں نشانیاں ہیں۔ تو یہ سنتے کیوں نہیں؟ (۲۶)

26. Is it not a guidance for them (to observe) how many generations We destroyed before them, amid whose dwelling-places they do walk? Lo, therein verily are portents! Will they not then heed?

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَسُوقُ الْمَاءَ إِلَى الْأَرْضِ
الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا تَأْكُلُ
مِنْهُ أَنْعَامُهُمْ وَأَنفُسُهُمْ ۖ أَفَلَا
يُبْصِرُونَ ﴿٢٧﴾
وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْفَتْحُ إِن كُنتُمْ
صَادِقِينَ ﴿٢٨﴾
قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنفَعُ الَّذِينَ كَفَرُوا
إِيمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ﴿٢٩﴾
فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانتَظِرْ إِنَّهُم مُّنتَظِرُونَ ﴿٣٠﴾

کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم بنجر زمین کی طرف پانی رواں
کرتے ہیں پھر اس سے کھیتی پیدا کرتے ہیں جس میں سے
ان کے چوپائے بھی کھاتے ہیں اور وہ بھی (کھاتے ہیں)
تو یہ دیکھتے کیوں نہیں؟ ﴿٢٧﴾
اور کہتے ہیں اگر تم سچے ہو تو یہ فیصلہ کب
ہوگا؟ ﴿٢٨﴾
کہہ دو کہ فیصلے کے دن کافروں کو ان کا ایمان لانا کچھ
بھی فائدہ نہ دے گا اور نہ ان کو مہلت دی جائے گی ﴿٢٩﴾
تو ان سے منہ پھیر لو اور انتظار کرو یہ بھی انتظار کر رہے ہیں ﴿٣٠﴾

27. Have they not seen how We lead the water to the barren land and therewith bring forth crops whereof their cattle eat, and they themselves? Will they not then see?

28. And they say: When cometh this victory (of yours) if ye are truthful?

29. Say (unto them): On the day of the victory the faith of those who disbelieve (and who then will believe) will not avail them, neither will they be reprieved.

30. So withdraw from them (O Muhammad), and await (the event). Lo! they (also) are awaiting (it).

اسرار و معارف

اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب عطا فرمائی اور انہیں اس راہ میں بے شمار مشکلات سے گزرنا پڑا مگر بالآخر وہی کتاب بنی اسرائیل کی ہدایت کا سبب بنی کہ یہی سنتِ الٰہی چلی آرہی ہے انبیاء کو کتاب عطا ہوتی ہے تو ہر آدمی کو ماننے نہ ماننے کا اختیار بھی لہٰذا نہ ماننے والے ضرور راستہ روکنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں لہٰذا آپ بھی یقین رکھیے اور دلگیر مت ہوں آپ کو کتاب عطا ہو رہی ہے تو مخالفت بھی ہوگی مگر انجام کار غالب ہوں گے اور یہی کتاب ہدایت کا سبب ہوگی۔ اور مفسرین کرام نے

فِي مِرْيَةٍ مِّن لِّقَائِهِ

اس کی دوسری تفسیر یہ کی ہے کہ خود موسیٰ علیہ السلام سے آپ کی ملاقات یقیناً ہوگی جو شب معراج کو ہوئی اور جس طرح وہ فرعون اور آلِ فرعون پہ غالب آئے آپ بھی کفار پہ غالب ہوں گے اور بنی اسرائیل سے ہم نے ائمہ ہدایت بنائے کہ اللہ کے حکم سے

امام کے اوصاف

لوگوں کی راہنمائی کرتے تھے جب انہوں نے صبر یعنی اتباعِ شریعت میں ثابت قدمی مشکلات و تکالیف کے باوجود عمل میں استقامت اور اللہ کی آیات پہ یقین یعنی شریعت کا علم حاصل کیا کہ یہاں لفظ امام کے ساتھ ہدایت ارشاد فرما کر ہدایت یافتہ لوگوں کے پیشوا فرمایا ورنہ کفار

کے پیشوا بھی امام کہلاتے ہیں نیز دو اوصاف کو شرط قرار دیا عمل اور علم جبکہ عادتاً علم پہلے ہوتا ہے مگر یہاں عمل کو پہلے ارشاد فرما کر ظاہر فرمایا ہے کہ بغیر عمل کے علم کا اعتبار نہیں۔ اور آپ کا پروردگار قیامت کے روز لوگوں کے اختلافات کا فیصلہ کر دیں گے یعنی جب مومن و کافر اپنے اپنے مقام پر پہنچیں گے تو جھگڑا ختم ہو جائے گا۔ اور آج بھی کفار کو کفر کے انجام سے باخبر ہونے کے لیے اپنے سے پہلے کافروں کا انجام دیکھ لینا چاہیے کہ کتنی شاد و آباد اقوام کفر کے باعث تباہ و برباد کر دی گئیں۔ ان باتوں میں بہت واضح دلائل موجود ہیں کیا انہیں سنائی نہیں دیتا اور قدرتِ باری کو یہ اپنی روزمرہ زندگی میں نہیں دیکھتے کہ کس طرح بارش برسا کر اسے ندیوں نالوں اور دریاؤں میں چلا کر خشک زمین میں پہنچاتے ہیں تو زمین سے رنگارنگ روئیدگی پیدا ہونے لگتی ہے جس سے ان کے جانور بھی پلتے ہیں اور خود وہ بھی غذا حاصل کرتے تو یہ ایک ایک ذرے کو حیات تقسیم کرنے والا قادرِ مطلق بھلا انہیں دوبارہ کیسے زندہ نہیں کر سکتا کیا یہ ان باتوں کو نہیں دیکھتے۔

دنیا کا نظامِ تخلیق آخرت پہ دلیل ہے

پھر کہتے بھلا آپ کے غلبے کا یا قیامِ قیامت کا وقت کونسا ہے کب ایسا ہوگا اگر آپ سچ کہتے ہیں تو پھر ایسا ہو کیوں نہیں جاتا تو فرما دیجیے کہ جب تمہاری تباہی کا وقت آئے گا تو تمہیں کوئی خوشی نہ ہوگی بلکہ بدترین موت آئے یا قیامت قائم ہو عند الموت تو تمہاری توبہ بھی قبول نہ ہوگی اور جب آخرت سامنے آجاتے گی تو تم بھی مان لوگے مگر اس وقت تمہارا وہ مان لینا بھی تمہیں کام نہ آئے گا اور نہ کفار کو مہلت دی جائے گی۔ آپ ان کی پرواہ مت کیجیے اور وقت کا انتظار فرمائیے جب ان کی تباہی ہوگی کہ یہ بھی اسی انتظار میں ہیں۔

سورہ سجدہ تمام ہوئی فالحمدُ لِلّٰہ

۲۶ رمضان المبارک ۱۴۱۴ھ ہجری ۹ مارچ ۹۴ء